فون نمبر ۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یومیہ ۔ جمعرات

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴ | ۳ محرم ۱۳۸۹ھ ۔ ۱۲ امان ۱۳۴۹ھ ۔ ۱۲ مارچ ۱۹۷۰ء | نمبر ۵۸

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قرآن نے طبِّ روحانی کے قواعدِ کلیہ کو طبِّ جسمانی کے قواعدِ کلیہ کیساتھ تطبیق دی ہے

یہ تطبیق ایسی لطیف ہے کہ صدہا معارف اور حقائق کے کھلنے کا دروازہ ہے

"قرآنِ شریف ایک ایسی پُرحکمت کتاب ہے جس نے طبِ روحانی کے قواعدِ کلیہ کو یعنی دین کے اُصول کو جو دراصل طبِ روحانی ہے طبِ جسمانی کے قواعد کلیہ کے ساتھ تطبیق دی ہے۔ اور یہ تطبیق ایک ایسی لطیف ہے جو صدہا معارف اور حقائق کے کھلنے کا دروازہ ہے۔ اور سچی اور کامل تفسیر قرآنِ شریف کی وہی شخص کر سکتا ہے جو طبِ جسمانی کے قواعد کلیہ پیشِ نظر رکھ کر قرآنِ شریف کے بیان کردہ قواعد میں نظر ڈالتا ہے۔ ایک دفعہ مجھے بعض محقق اور حاذق طبیبوں کی بعض کتابیں کشفی رنگ میں دکھلائی گئیں جو طبِ جسمانی کے قواعد کلیہ اور اصول علمیہ اور ستہ ضروریہ وغیرہ کی بحث پر مشتمل اور متضمن تھیں جن میں طبیب حاذق قرشی کی کتاب بھی تھی اور اشارہ کیا گیا کہ یہی تفسیرِ قرآن ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ علم الابدان اور علم الادیان میں نہایت گہرے اور عمیق تعلقات ہیں اور ایک دوسرے کے مصدق ہیں۔ اور جب میں نے ان کتابوں کو پیشِ نظر رکھ کر جو طبِ جسمانی کی کتابیں تھیں قرآنِ شریف پر نظر ڈالی تو وہ عمیق در عمیق طبِ جسمانی کے قواعدِ کلیہ کی باتیں نہایت بلیغ پیرایہ میں قرآنِ شریف میں موجود پائیں۔" (چشمۂ معرفت صفحہ ۹۴، ۹۵)

"جو کتاب ابتدائے آفرینش کے وقت آئی ہوگی اس کی نسبت عقل قطعی طور پر تجویز کرتی ہے کہ وہ کامل کتاب نہیں ہوگی بلکہ وہ صرف اس استاد کی طرح ہوگی جو ابجد خوان بچوں کو تعلیم دیتا ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ ایسی ابتدائی تعلیم میں بہت لیاقت کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ہاں جس زمانے میں انسانی تجربہ نے ترقی کی اور نیز نوعِ انسان کئی قسم کی غلطیوں میں پڑ گئی تب باریک تعلیم کی حاجت پڑی۔ بالخصوص جب گمراہی کی تاریکی دُنیا میں بہت پھیل گئی اور انسانی نفوس کئی قسم کی علمی اور عملی ضلالت میں مبتلا ہو گئے تب ایک اعلیٰ اور اکمل تعلیم کی حاجت پڑی اور وہ قرآنِ شریف ہے۔ لیکن ابتدائے زمانہ کی کتاب کے لئے اعلیٰ درجہ کی تعلیم کی ضرورت نہ تھی کیونکہ ابھی انسانی نفوس سادہ تھے اور ہنوز اُن میں کوئی ظلمت اور ضلالت جاگزین نہیں ہوئی تھی۔ ہاں اُس کتاب کے لئے اعلیٰ تعلیم کی ضرورت تھی جو انتہائی درجہ کی ضلالت کے وقت ظاہر ہوئی اور ان لوگوں کی اصلاح کیلئے آئی جن کے دلوں میں عقائدِ فاسدہ راسخ ہو چکے تھے اور اعمالِ قبیحہ ایک عادت کے حکم میں ہو گئے تھے۔" (چشمۂ معرفت صفحہ ۶۲ حاشیہ)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۱ امان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق گزشتہ شب کی اطلاع مظہر ہے کہ ویسے عام طبیعت تو اچھی ہے لیکن ضعف کی تکلیف چل رہی ہے احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

حضور کی حرمِ محترمہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ۔ احباب آپ کی صحت و عافیت کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۱۱ امان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت آج صبح بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے احبابِ جماعت حضرت سیدہ مدظلہا العالی کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

مکرم مولوی نظام الدین صاحب مہمان قریباً چھ سال تک بیرونِ پاکستان فریضۂ تبلیغ سرانجام دینے کے بعد ۱۱ مارچ کی شام کو چناب ایکسپریس کے ذریعہ ربوہ پہنچ رہے ہیں۔ احباب بروقت ریلوے اسٹیشن پہنچ کر اپنے مجاہد بھائی کے استقبال میں شریک ہوں نیز دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مکرم مولوی صاحب کی مراجعت مبارک کرے۔ آمین۔ (وکالتِ تبشیر۔ ربوہ)

مکرم رفیق احمد صاحب ثاقب ۱۲ مارچ کو پونے چار بجے شام لاہور کی طرف جانیوالی ریل کار کے ذریعہ نائیجیریا (مغربی افریقہ) جانے کے لئے روانہ ہو رہے ہیں۔

مکرم ثاقب صاحب کانو (نائیجیریا) میں احمدیہ سکول کے ہیڈ ماسٹر مقرر ہوئے ہیں۔ یہ سکول ان کے جانے پر کھولا جائے گا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مکرم ثاقب صاحب کا سفر میں حافظ و ناصر ہو اور انہیں خدمتِ دین کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے۔ (وکالتِ تبشیر۔ ربوہ)

درخواستِ دعا

(محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر)

جیسا کہ پہلے احباب کو الفضل کے ذریعہ اطلاع مل چکی ہے ہمارے سابق مبلغ جرمنی مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب کے بچے کبیر احمد کے دونوں گردے نکال دیئے گئے تھے۔ اب اطلاع موصول ہوئی ہے کہ بچے کی والدہ کا اپریشن کر کے ان کا ایک گردہ نکال کر عزیز کبیر احمد کے لگا دیا گیا ہے۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے اپریشن کامیاب رہا ہے۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ بچے کو اور بچے کی والدہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور اپنے فضل سے عمرِ دراز بخشے اور مکرم چوہدری صاحب کو پریشانیوں سے نجات دے۔ آمین۔

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۲ - امان ۱۳۴۹ ہش

اسلام کے ذریعہ فلاح

انسان اپنا کوئی مقصد حاصل نہیں کر سکتا جب تک اس کے حصول اور ذرائع حصول پر اس کا پورا پورا یقین نہ ہو۔ مثلاً ایک انسان جو دولت حاصل کرنا چاہتا ہے اگر وہ واقعی دولت کا خواہش مند ہے تو اس کو یہ یقین ہونا لازمی ہے کہ دولت حاصل کی جا سکتی ہے۔ اسی طرح اس کو یہ بھی یقین ہونا چاہیئے کہ دولت حاصل کرنے کے لئے فلاں فلاں ذرائع اختیار کرنے سے ایسا ہو سکتا ہے۔ اگر انسان کو یہی یقین نہ ہو کہ دولت حاصل ہو سکتی ہے اور پھر اس کو یہ یقین نہ ہو کہ فلاں فلاں ذرائع سے دولت حاصل ہو سکتی ہے تو وہ اس کے لئے کوئی کوشش نہیں کرے گا۔ ایک انسان جو بائیسکل پر سوار ہونے کی مہارت نہیں رکھتا کبھی سوار ہونے کی کوشش نہیں کرتا تاوقتیکہ وہ مشق سے یہ مہارت حاصل نہ کرلے۔ اور اس کو یہ یقین نہ ہو جائے کہ وہ بے خطر سوار ہو سکتا ہے۔

جہاں انسان کی مادی زندگی میں یہ بنیادی اصول کام کرتا ہے وہاں اس کی روحانی زندگی میں بھی یہی اصول کام کرتا ہے۔ چنانچہ جو انسان اللہ تعالیٰ سے تعلق کا خواہش مند ہے لازمی ہے کہ اس کو پہلے اللہ تعالیٰ پر حق الیقین ہو۔ یا اگر ہم چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کو اسلام ہی دنیا میں اعلیٰ زندگی گزارنے کے لئے اختیار کرنا ضروری ہے تو ہمیں اس بات پر کامل یقین ہونا چاہیئے کہ واقعی اسلام ہی ایسا کر سکتا ہے۔ اسی طرح اگر ہم تعلق باللہ پر پورا ایمان رکھتے ہوں تو اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کے لئے جدوجہد کریں گے ورنہ محض خواہش سے تو یہ تعلق پیدا نہیں ہو سکتا۔

جہاں تک اسلامی نظامِ زندگی کا تعلق ہے ضروری ہے کہ ہمیں اسلام پر پورا پورا ایمان ہو اور یقین رکھتے ہوں کہ اسلام ہی ہماری یہ آرزو پوری کر سکتا ہے۔

اب اسلام پر پورا یقین پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہمارا اللہ تعالیٰ پر پورا پورا ایمان ہو۔ قرآنِ کریم کے شروع ہی میں اس حقیقت کو واضح کر دیا گیا ہے کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ پر ایمان وہی شخص لا سکتا ہے جو متقی ہو یعنی جس کا پکا ارادہ ہو کہ وہ اللہ تعالےٰ کی ہدایات پر عامل ہونا چاہتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :-

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

ان آیات میں یہی بات واضح کی گئی ہے کہ ایک مسلمان اپنی مراد یعنی فلاح اسی وقت حاصل کر سکتا ہے جب اس کا غیب پر ایمان ہو اور وہ نماز قائم کرتا ہو اور اللہ تعالےٰ کے عطا کردہ رزق کو خرچ کرتا ہو۔ جس کو رسالت پر ایمان ہو یعنی اس بات پر ایمان ہو کہ اللہ تعالےٰ ہدایت کے لئے اپنے رسول بھیجتا ہے اور اس کو آخرت پر بھی یقین ہو۔

اس سے واضح ہے کہ جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ مسلمان اسلام کے ذرائع سے ترقی کر سکتا ہے قرآنی الفاظ میں فلاح پا سکتا ہے تو اس کے لئے لازمی ہے کہ وہ مندرجہ ذیل صلاحیت رکھتا ہو :-

(۱) وہ متقی ہو (۲) اس کو غیب پر ایمان ہو۔
(۳) نماز قائم کرتا ہو (۴) رزقِ حلال خرچ کرتا ہو۔
(۵) آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ایمان رکھتا ہو۔
(۶) آپؐ سے پہلے انبیاء پر ایمان رکھتا ہو۔
(۷) اور آخرت پر یقین رکھتا ہو۔

(باقی)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ الفضل خود خرید کر پڑھے

حدیث الرسول صلے اللہ علیہ وسلم

نماز باجماعت کی اہمیت

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "صَلَاةُ الرَّجُلِ فِیْ جَمَاعَةٍ تَزِيْدُ عَلٰى صَلَاتِهٖ فِیْ سُوْقِهٖ وَبَيْتِهٖ بِضْعًا وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً وَذٰلِكَ اَنَّ اَحَدَهُمْ اِذَا تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ اَتَى الْمَسْجِدَ لَا يُرِيْدُ اِلَّا الصَّلٰوةَ، لَا يَنْهَزُهٗ اِلَّا الصَّلٰوةُ لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً اِلَّا رُفِعَ لَهٗ بِهَا دَرَجَةٌ، وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةٌ حَتّٰى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ، فَاِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِی الصَّلٰوةِ (مَا كَانَتِ الصَّلٰوةُ هِیَ تَحْبِسُهٗ) وَالْمَلَائِكَةُ يُصَلُّوْنَ عَلٰى اَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِیْ مَجْلِسِهِ الَّذِیْ صَلّٰى فِيْهِ يَقُوْلُوْنَ: اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ، اَللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ، مَا لَمْ يُؤْذِ فِيْهِ، مَا لَمْ يُحْدِثْ فِيْهِ"

(بخاری کتاب الصلوٰۃ باب فضل صلوٰۃ الجماعۃ صفحہ ۸۹ - صفحہ ۲۸۴)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کا جماعت سے نماز پڑھنا بازار یا گھر میں نماز پڑھنے سے بیس گنا سے بھی کچھ زیادہ ثواب کا موجب ہے۔ اور یہ اس لئے کہ جب ایک شخص اچھی طرح وضو کرے، پھر نماز کی نیت سے مسجد کی طرف جائے یعنی نماز کے سوا اور کوئی چیز اسے مسجد میں نہ لائے تو ایسا شخص کوئی قدم نہیں اٹھاتا مگر اس کی وجہ سے اس کا ایک درجہ بلند ہو جاتا ہے اور ایک گناہ معاف ہو جاتا ہے یہاں تک کہ وہ مسجد میں جا پہنچتا ہے۔ پھر جب تک وہ نماز کی خاطر مسجد میں بیٹھا رہتا ہے نماز میں ہی سمجھا جاتا ہے اور فرشتے اس پر درود بھیجتے رہتے ہیں اور کہتے ہیں اے اللہ! اس پر رحم کر اس کو بخش دے اس کی توبہ قبول کر۔ یہ دعائیں اس کے لئے اس وقت تک ہوتی رہتی ہیں جب تک کہ وہ کسی کو تکلیف نہیں دیتا اور باوضو رہتا ہے۔

سیرت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم (مکی دور)

تقریر محترم مولوی غلام باری صاحب سیف پروفیسر جامعہ احمدیہ بر موقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۹ء

مورخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۶۹ء کو جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر محترم مولوی غلام باری صاحب سیف نے جو تقریر مندرجہ بالا موضوع پر فرمائی تھی اس کا مکمل متن افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّاۗءُ عَلَي الْكُفَّارِ رُحَمَاۗءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ۡ سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ۭ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ۚ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ۚ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْــَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰي سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ۭ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۝

(الفتح آیت ۳۰)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں شاعر نبوی حضرت حسان نے کیا خوب کہا

وَاحسن منک لم ترقط عینی
واجمل منک لم تلد النساء
خلقت مبرءً من کل عیب
کانک قد خلقت کما تشاء
(حسان)

ترجمہ۔ میری آنکھ نے تجھ سے بہتر کوئی نہیں دیکھا اور کسی عورت نے تجھ سے زیادہ جمال والا بچہ نہ جنا۔ تو ہر عیب سے پاک پیدا کیا گیا۔ گویا تو اسی طرح پیدا کیا گیا۔ جس طرح تو نے خود چاہا۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سیرت نگاروں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو دو حصوں میں تقسیم کیا۔ ایک مکی دور اور دوسرا مدنی۔ ہر دور اپنے مخصوص حالات کے لحاظ سے ممتاز ہے۔

رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم اپنے ظاہری جسم کے ساتھ اس دنیائے آب و گل میں ۶۳ سال رہے۔ چالیس سال گزرنے کے بعد اللہ تعالےٰ نے آپ کو وحی رسالت سے سرفراز فرمایا۔ اس کے بعد آپ تیرہ سال مکہ میں رہے۔ اور ۵۳ برس کی عمر میں صاحب معراج و لولاک ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے گئے۔ دس سال یہاں گزارنے کے بعد خدا تعالےٰ کے یہ محبوب لاکھوں کو اشکبار چھوڑ کر اپنے رفیق اعلےٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔

مکی دور کی سیرت کے علم کے لئے جہاں سیرت کی کتب کا مطالعہ ضروری ہے۔ وہاں قرآن مجید کی مکی آیات کا مطالعہ بھی ضروری اور مفید ہے۔ اور سلف نے ان تمام آیات کی نشان دہی کر دی ہے۔ جو مکہ میں نازل ہوئیں اور حضور کی سیرت قرآن پر عمل میں تو ہے۔ ہماری ماں حضرت عائشہ رضی نے کسی پوچھنے والے کے جواب میں فرمایا تھا۔

ان خلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان القرآن
(ابوداؤد باب الصلوٰۃ باللیل)

کہ حضور کا خلق قرآن تھا۔ پس مکی دور کی سیرت کو جاننے کے لئے مکی آیات کے مضمون پر نظر کیجئے۔

توحید۔

مکہ اور اس کا ماحول بشمول بیت اللہ حضور کی بعثت کے وقت جنگلہ کا منظر پیش کر رہا تھا۔ شرک نے ہر گھر میں ڈیرہ جما رکھا تھا۔ ہر قبیلہ کا مزعومہ خدا جدا تھا۔ ان حالات میں خدا کا برگزیدہ رسول توحید کا منادی بن کر آیا۔ مکی زندگی میں وحی کا ایک حصہ توحید کے مضمون پر مشتمل ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ساعی کا بیشتر حصہ اس مقصد کے حصول کے لئے وقف تھا۔ شرک کے ابطال اور توحید کے قیام کے لئے حضور اور آپ کے صحابہ کرامؓ نے جو تکالیف جھیلیں جو مصائب برداشت کئے اس کا ہی نتیجہ تھا کہ آپ کی حیات مبارکہ میں یہ جھوٹے خدا سرزمین عرب سے غائب ہو گئے تھے۔ قل ھو اللہ احد کی آواز بلند کرنے والے نے اپنی زندگی میں خانہ کعبہ کے ایک ایک بت کے سر پر چھڑی مار کر کہا۔

جاء الحق وزھق الباطل
ان الباطل کان زھوقا
(مسلم کتاب الجہاد باب فتح مکہ)

اور ان بتوں کے پرخچے بکھر گئے تھے۔ محمدؐ کا خدا ہمارے خداؤں پر غالب آگیا۔ ابوسفیان نے بھی اقرار کیا۔ اور ہندہ بھی کہہ اٹھی۔

اشھد ان لا الٰہ الا اللہ
واشھد ان محمد رسول اللہ

اس توحید کے اعلان کی وجہ سے میرے آقا و مولےٰ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا گلا گھونٹا گیا۔ حضور خانہ کعبہ کے سایہ میں نماز پڑھ رہے تھے۔ کہ عقبہ بن ابی معیط آیا۔ گردن کے گرد پٹکا ڈال کر کپڑے کو تنگ کرتا چلا گیا۔ حتیٰ کہ آپ کی آنکھیں باہر آنے لگیں۔ حضرت ابوبکرؓ نے یہ دیکھا تو دوڑے آئے اس کو دھکا دے کر الگ کیا۔ اور کہا ظالمو! اس لئے مارتے ہو۔ کہ یہ کہتے ہیں میرا پروردگار اللہ ہے۔
(بخاری باب ما لقی النبی صلے اللہ علیہ وسلم من المشرکین بمکۃ)

حضور کو چھڑوایا تو انہوں نے حضرت ابوبکرؓ کو پکڑ لیا۔ ان کی داڑھی اور سر کے بالوں سے پکڑ کر زدوکوب کرنے لگ گئے۔
(ابن ہشام جلد ۱ صفحہ ۱۶۸)

حضور پر اولین ایمان لانے والوں میں بلال حبشی کا نام بہت ممتاز ہے۔ خدا کے اس برگزیدہ عاشق کو امیہ بن خلف کے چھوکرے گلے میں رسی باندھ کر مکہ کی گلیوں میں گھسیٹتے
(السیاسۃ اور الاسلامیۃ فی عہد النبوۃ صفحہ ۱۰۰)

جب سورج عرب کے ریگ زاروں کو انگارے بنا دیتا۔ تو بلال کو گرم ریت پر لٹا کر سینے پر بھاری پتھر رکھ دیتے۔ اور کہتے خدا کی توحید کا انکار کرو۔ اور کہتے۔ اے بلال! لا تزال ھکذا حتی تموت او تکفر بمحمد وتعبد اللات والعزیٰ
(ابن ہشام جلد ۱۰ صفحہ ۱۶)

اسی طرح اذیتوں سے مر جاؤ گے اور لات و عزیٰ کے عبد بن جاؤ اور محمدؐ کا انکار کرو۔ فیقول وھو فی ذالک البلاء احد احد۔ لیکن بلال تکلیفیں جھیلنے والے کے منہ سے ایک ہی لفظ سنائی دیتا۔ اور وہ احد احد کا نعرہ تھا۔ اور اس شان سے بلال احد احد کہتے کہ خدیجہ کے عم زاد ورقہ بن نوفل جو مذہباً عیسائی تھے۔ پاس سے گزرتے بلال کے احد احد کو سنتے تو جھوم جاتے اور کہتے احد احد واللہ یا بلال (ابن ہشام جلد ۱ صفحہ ۲۱)

ترجمہ۔ بلال خدا کی قسم وہ احد احد ایک ہے ایک ہے۔

کفار قریش نے اس راہ سے ہٹانے کی ہر ممکن کوشش کی۔ انہوں نے زر و زن اور اقتدار کی بھی پیشکش کی۔ انہوں نے دھمکیاں بھی دیں۔ وہ جو کچھ کر سکتے تھے۔ انہوں نے کیا۔ وہ وفد بنکر ابوطالب کے پاس پہنچے۔ ابوطالب کو ان کی بزرگی اور بلند منصب کا بھی واسطہ دیا۔ اور کہا ہم نے ارادہ کر لیا ہے ہم محمدؐ کو اس سے ہٹا کر رہیں گے یا خود کو ہلاک کر دیں گے۔ ابوطالب اس بار قدرے گھبرا گئے۔ اور انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بلا کر فرمایا۔

یا ابن اخی انا قومک قد جاءنی فقالوا لی کذا وکذا فابق علیّ وعلیٰ نفسک ولا تحملنی من الامر ما لا اطیق

اے میرے بھتیجے تیری قوم میرے پاس آئی تھی۔ اور اس طرح دھمکی دے کر گئی ہے۔ تو مجھ پر اور اپنی جان پر رحم کر۔ اور مجھ پر ایسا بوجھ نہ ڈال جو میں اٹھا نہ سکوں۔

لیکن خدا والے کب گھبراتے ہیں جو کے ساتھ خدا ہو۔ وہ ان گیدڑ بھبکیوں کو کیا جانتے ہیں۔ حضور نے اپنے چچا سے یہ سنا تو فرمایا:۔

یا عم واللہ لو وضعوا الشمس فی یمینی والقمر فی یساری علیٰ ان اترک ھذا الامر حتی یظھرہ اللہ او اھلک فیہ ما ترکتہ
(ابن ہشام صفحہ ۱۷۱ و صفحہ ۱۷۲)

ترجمہ۔ اے چچا! خدا کی قسم وہ زنی زر کا لالچ دیتے ہیں۔ اگر سورج میرے دائیں ہاتھ پر لا کر رکھ دیں۔ اور چاند بائیں

فرمانِ خداوندی

— شکر —

"اور اللہ شکر گزاروں کو ضرور بدلہ دے گا۔" (آل عمران آیت ۱۴۵)

"اللہ کا شکر ادا کرو۔ اور جو شخص بھی شکر کرتا ہے۔ اس کے شکر کا فائدہ اسی کو پہنچتا ہے۔" (لقمان آیت ۱۳)

(نائب تربیت مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ہاتھ پر۔ پھر بھی میں توحید کی منادی سے باز نہیں آؤں گا۔ اور خدا کے نام کو دنیا پر غالب کر کے رہوں گا۔ اور اگر وہ مجھے دھمکی دیتے ہیں تو میں اس راہ میں مرنے کو تیار ہوں۔ جان دے دوں گا۔ لیکن اس نعرے کو نہیں چھوڑوں گا۔

حضور کی یہ جرأت اور ثابت قدمی دیکھی تو ابوطالبؓ نے کہا جا جو چاہے کہیں تجھے نہیں چھوڑونگا۔ یہ شعر بھی آپ نے ہی کہا تھا ؎

ونسلمہ حتی نصرع حولہ
ونذھل عن ابنائنا والحلائل

ہم آپ کو دشمنوں کے سپرد نہیں کرینگے اور آپ کے گرد لاشوں کے پشتے لگا دیں گے۔ اور بیوی بیٹیوں کو بھول جائیں گے۔

خدا کی توحید اور محبت اس قدر دلوں میں سرائیت کر گئی تھی۔ کہ اس کی راہ میں ہر مصیبت نہ صرف آپ پر ایمان لانے والے برداشت کرتے تھے۔ بلکہ وہ ان مصائب کو خود دعوت دیتے تھے۔ حضور پر ابتدائی ایمان لانے والوں میں ایک صحابی حضرت عثمان بن مظعونؓ تھے۔ ان کی وفات کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کی پیشانی کو بوسہ دیا تھا۔ اور جب آپ کے فرزند ابراہیم فوت ہوئے تھے تو آپ نے اس کو لحد میں اتارتے وقت کہا تھا جا عثمان بن مظعون کے پاس) مسلمان ہونے کے بعد انہیں ایک کافر سردار ولید نے پناہ دے رکھی تھی۔ اور کسی بڑے کی پناہ انہیں ہر ظلم اور زیادتی سے بچاتی تھی۔ جب حضرت عثمان بن مظعون نے دیکھا کہ کچھ خدا کو ماننے والے اس راہ میں تختۂ ستم بن رہے ہیں۔ تو اپنے آپ سے کہا۔

واللہ ان غدوی ورواحی آمناً بجوار رجل من اھل الشرک و اصحابی واھل دینی یلقون من البلاء والاذی فی اللہ ما لا یصیبنی لنقص کبیر فی نفسی۔

(ابن ہشام جلد ا صفحہ ۲۴۷)

میں ایک مشرک کی پناہ میں چلوں پھروں اور میرے ساتھی اور دینی بھائی اللہ کے لئے مصائب اور دکھ جھیلیں۔ اور میں عافیت میں ہوں۔ یہ میری بڑی کمزوری ہے۔ یہ خیال آنا تھا کہ وہ ولید کے پاس پہنچے۔ اور کہا میں آپ کی پناہ کو واپس کرتا ہوں۔ ولید نے سمجھا کہ شائد کسی نے میری پناہ میں ان کو نقصان پہنچایا ہے۔ عثمان نے کہا نہیں ارضی بجوار اللہ ولا ارید ان استجیر بغیرہ۔ میں خدا کے سوا کسی کی پناہ نہیں چاہتا۔ صرف اس کی پناہ مجھے درکار ہے۔ ولید نے کہا میں نے تجھے پناہ دینے کا اعلان خانہ کعبہ میں کیا تھا تم بھی وہاں جا کر اعلان کرو۔ چنانچہ حضرت عثمان بن مظعون نے ایسا ہی کیا۔

اللہ کی حکمت دیکھئے کہ اسی وقت سے عثمان کا امتحان شروع ہو جاتا ہے۔ وہیں قریش کی ایک مجلس میں لبید بن ربیعہ اپنے اشعار سنا رہا تھا۔ عثمان بھی اس مجلس میں بیٹھ گئے۔ لبید نے شعر کا پہلا مصرعہ پڑھا۔

الا کل شیٔ ما خلا اللہ باطل

سنو خدا کے سوا ہر چیز مٹ جانیوالی ہے۔ حضرت عثمان نے کہا لبید تو نے سچ کہا اور جب اس نے دوسرا مصرعہ پڑھا

وکل نعیم لا محالۃ زائل

ہر نعمت جاتی رہنے والی ہے۔ عثمان نے کہا۔ کذبت نعیم الجنۃ لا یزول۔ جھوٹ کہتے ہو۔ جنت کی نعمتیں زائل نہیں ہونگی۔

(ابن ہشام جلد ا ص ۲۴۸)

اس پر لبید کو بہت طیش آیا اور اس نے حاضرین مجلس کو کہا۔ قریش شعراء کی یہ بے عزتی پہلے تو نہ ہوا کرتی تھی۔ اس پر ایک شخص اٹھا اور اس نے عثمان کو ایسا تھپڑ مارا کہ اس کی ایک آنکھ جاتی رہی۔ پناہ دینے والے ولید نے یہ حالت دیکھی تو کہا۔ عثمان میری پناہ میں ہوتے تو ایسا نہ ہوتا۔ حضرت عثمان بن مظعون نے ولید کو کہا۔ اللہ کی قسم میری آنکھ کا کیا ہے۔ وانی لفی جوار من ھو اعز منک (ابن ہشام جلد ا ص ۲۴۸) میں اس کی پناہ میں ہوں جو تجھ سے زیادہ عزت اور غلبہ والا ہے۔

عثمان بن مظعون نے سچ کہا تھا۔ عثمان بن مظعون کو اس دنیا میں بھی بدلہ مل گیا۔ اور وہ تاریخ اسلام میں زندہ جاوید ہو گئے۔ اور سرور انبیاء نے انہیں بیٹا کہا اور اس کی پیشانی کو بوسہ دیا۔

اور یہ قربانیاں رائیگاں نہیں گئیں۔ مکہ کی وادی میں لا الہ الا اللہ کا گونجنے والا نعرہ آج انگلستان۔ جرمنی اور سویڈن کے میناروں سے سنائی دے رہا ہے۔ اور جب بھی توحید کو مٹانے والے دنیا میں ظاہر ہونگے بلال رضؓ اور عثمان بن مظعون کے یہ واقعات توحید پر متوالوں کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی دعوت دینگے۔ اور مجھے تھوڑے سے تغیر کے ساتھ یہ شعر پڑھنے کی اجازت دیجئے ؎

خون اسرائیل آ جاتا ہے آخر جوش میں
توڑ دے گا پھر کوئی ہو طلسم سامری

توحید کا نظریہ اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ہے۔ یہ اسلامی تعلیم کا اصل الاصول ہے۔ اس نظریہ پر اسلامی معاشرہ کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ یہ نظریہ بنیاد ہے انسانی عظمتوں اور مساوات کی۔ انسان کا انسان کے ہاتھوں استحصال اس نظریہ کی بدولت ختم ہوا اور ہوگا۔ اس کی بدولت ہی معاشرہ سے ظلم خیانت اور خود غرضی کو جڑ سے اکھیڑا جا سکتا ہے۔ شرک انسانی قدروں کی توہین ہے جبکہ توحید کا نظریہ انسانیت کے لئے بلند مینار کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حجر اسود کی تمام برکتوں کے باوجود حضرت عمرؓ فرماتے ہیں

انک حجر لا تضر ولا تنفع

تو ایک پتھر ہے نہ تو تو نقصان پہنچا سکتا ہے۔ اور نہ فائدہ اور آپ کے فقیہہ صاحبزادے نے خانہ کعبہ کو دیکھ کر کہا تھا۔

ما اعظمک واعظم حرمتک والمومن اعظم حرمۃ عند اللہ منک (ترمذی باب البر والصلاح)

ترجمہ۔ اے بیت اللہ! تو کتنا عظیم ہے۔ اور تیری حرمت اور تقدس بھی بڑی ہے لیکن مومن کی حرمت اللہ کے نزدیک تجھ سے بڑی ہے۔

آج اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے دور میں ایک غلام محمد پر پھر یہ الہام ہوا۔ خذوا التوحید التوحید یا ابناء الفارس۔ اے مسیح موعود کے نام لیواؤ توحید کو قائم کرو۔

آج پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ توحید کا قیام ہوگا۔ آپ فرماتے ہیں:

انبیاء توحید کے خیموں کی طنابیں ہوتی ہیں اللہ تعالےٰ کی ہستی پر قطعی دلائل انبیاء کا وجود خدا کا کلام کرنا اور دعاؤں کی قبولیت ہے اور یہ دلائل مسیح موعود کے ذریعہ پھر دنیا کو ملے اور وہ معاشرہ جس میں انسان کا استحصال نہیں ہوگا جس میں عدل وانصاف کا دور دورہ ہوگا مسیح موعود کی جماعت کے ذریعہ قائم ہوگا۔

(باقی)

حادثہ اور درخواستِ دعا

مکرم برادرم الحاج مسعود احمد صاحب خورشید مورخہ ۲۱/۱۲/۶۹ کا چناب ایکسپریس کے حادثہ میں بایاں پاؤں شدید زخمی ہوا تھا۔ اس وقت انہوں نے صبر و تحمل کا بہت اعلیٰ نمونہ پیش کیا۔ اور شدید تکلیف کی حالت میں دعاؤں اور ذکر الٰہی میں مصروف رہے۔ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر مزید تسلی دلائی کہ اللہ تعالےٰ نے ایک بہت بڑے حادثہ کو ایک چھوٹی سی تکلیف میں بدل دیا ہے۔ چونکہ آپ جلسہ میں شمولیت کے لئے آئے تھے لہٰذا یہ آپ کا مجاہدہ ہے۔ آپ الحمد للہ پڑھیں۔ اللہ تعالےٰ نے زندگی دوبارہ عطا کی ہے۔ اور دعا کروائی۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے فرمایا کہ میں ایک ماں کی طرح رو رو کر اللہ تعالےٰ سے ان کی صحت کے لئے دعا کرتی ہوں۔ لاہور کے ہسپتال میں بیس روز قیام کے دوران کئی دوست اور عزیز فرط محبت اور غم میں ڈوبے ہوئے جذبات کے ساتھ آئے۔ تو ان کو بھی حضور اقدس کا فرمان بتلا کر خود تسلی کراتے۔ میں اپنے نیک مومن بھائی کے لئے افراد جماعت سے درخواستِ دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ آپ کو ثواب عظیم عطا فرمائے۔ جنہوں نے اس قدر شدید ابتلا میں اللہ تعالےٰ کی رضا پر راضی ہوتے ہوئے صبر عظیم اور دعا کا قابل قدر نمونہ دکھلایا۔ اللہ تعالےٰ جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ خصوصاً تمام افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں اور ہر ممکن طبی امداد کے مہیا ہو جانے۔ اور محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی خاص ہمدردی اور توجہ سے ان کو اللہ تعالےٰ نے دوبارہ زندگی عطا فرمائی۔ اللہ تعالےٰ آپ کو اپنی بے شمار رحمتوں اور فضلوں کا وارث کرے۔ اور تمام احباب جماعت کے بھی ہم از حد ممنون ہیں۔ جنہوں نے عیادت اور دعاؤں کے ذریعہ ہماری حوصلہ افزائی فرمائی۔

(الحاج داؤد احمد گلزار از لنڈن)

کامیابی اور درخواستِ دعا

میری بیٹی عزیزہ حامدہ سلطانہ اللہ تعالےٰ کے فضل و رحم سے ایم۔ اے ہسٹری میں سیکنڈ ڈویژن میں کامیاب ہو گئی ہے۔ الحمد للہ۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ عزیزہ کی یہ کامیابی اس کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے آمین

محمد حنیف ریٹائرڈ منیجر ملٹری ڈیری فارمز دارالنصر غربی

لازمی چندہ جات کی وصول شدہ رقوم فوری طور پر مرکز میں بھجوا دی جائیں (ناظر بیت المال آمد)

سائنس اور فلسفیانہ جستجو کے متعلق قرآن مجید کی رہنمائی

مظاہر قدرت کا مطالعہ اور تحقیق کرنیکی ترغیب

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری ایم اے

(۳)

چنانچہ عصر حاضر کے ایک مشہور یورپین محقق مسٹر برڈم تھامس جو عرصہ دراز تک مشرق وسطیٰ میں مختلف عہدوں پر فائز رہے ہیں مسلمانوں کے علمی کارناموں اور علوم سائنس میں ترقیات کا ذکر اپنی کتاب "The Arabs" میں یوں فرماتے ہیں :-

"قرون وسطیٰ کا زمانہ عربوں کے سائنسی علوم اور ان کی شہرت سے گونج رہا تھا ان کی یہ علمی ترقی اسی لحاظ سے کم دلچسپ نہیں ہے کہ ایک یا دو صدی قبل تک یہی عرب زمانہ دراز سے بادیہ نشینی کی گمنامی میں کھوئے ہوئے تھے" (صفحہ ۱۸۲)

اسی طرح آکسفورڈ یونیورسٹی پریس کے چیف اور نیشنل ایڈیٹر مسٹر جان نیش ایم اے MR. John Naish M.A قرآنی اقتباسات کی مشہور کتاب "The Wisdom of the Quran" کے دیباچہ میں تحصیل علوم سائنس کے متعلق قرآن مجید کی مذکورہ بالا حکمت اور علوم و فنون کے متعلق تعلیم و ترغیب کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں

"قرآن ہمیں بتاتا ہے کہ حیات انسانی کے متعلق لوگوں کا علم بالکل سطحی نوعیت کا ہے وہ ہمیں یہ دعوت دیتا ہے کہ ہم سطحی علم کے آگے بڑھ کر تعمق سے کام لیں اور حقائق الاشیاء کو معلوم کرنے اور سمجھنے کی کوشش کریں وہ کہتا ہے کہ انسان بذات خود عجائبات اور معجزوں کا منبع و مصدر اور مجموعہ ہے"۔

اسی طرح ایک محقق مسٹر ہیرس شپ MR Horace Shipp اپنی مشہور عالم کتاب "Books that Made the World" کے صفحہ ۳۳ پر قرآن مجید کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں :-

"قرآن مجید نے عرب کے چند بادیہ نشین قبائل کو بت پرستی اور توہمات کے چکر سے نکال کر انہیں جفاکش اور بہادروں کی قوم میں تبدیل کر دیا جو اس خدائے واحد کی راہ میں بخوشی جان قربان کرنے کے لئے ہر دم تیار تھے جس کی پیغمبر اسلام نے انہیں تعلیم دی تھی۔ اس (قرآن مجید) کے ذریعہ ایک مہتم بالشان ثقافت معرض وجود میں آئی جس میں مشرق و مغرب کا علم سمویا ہوا تھا اس کی وجہ سے علم ریاضی علم نجوم کیمیا علم طب علم اشکال اور دیگر سائنسی علوم کو سمجھنے کے اعتبار سے انسانی فہم و ادراک میں بے انتہا ترقی ہوئی۔ مسلمان تحصیل علم کی ترغیب سے پوری طرح بہرہ مند تھے ہر قسم کے مسائل پر باہم اپنے وقت کے عیسائیوں کے مقابلے میں کہیں زیادہ آزادی کے ساتھ تبادلہ خیالات کرتے اور بحث و تمحیص میں حصہ لیتے تھے عربوں نے ہندسوں کا جو علم ایجاد کیا اس نے رومیوں کے پیچیدہ سسٹم کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا اور اس طرح ریاضیات میں ترقی کی نئی نئی راہیں کھولیں۔ اس تمام اسلامی تہذیب و تمدن اور علوم فلسفہ و سائنس کا شیرازہ قرآن اور اس کی بے نظیر تعلیم کی وجہ سے بندھا رہا۔ اس بارے میں تعجب بے محل ہے کیونکہ جب دور رسالت کے ابتدائی دنوں میں اہل مکہ نے پیغمبر اسلام سے معجزے کا مطالبہ کیا تو انہوں نے جواب میں سب سے بڑا معجزہ قرآن کو قرار دیا اور کہا کہ یہ وحی جو قرآن کی شکل میں مجھ پر نازل ہو رہی ہے۔ براہ راست خدائے واحد کا ایک زندہ معجزہ ہے"۔

اسلامی تعلیم کا سنگ بنیاد

قرآن کریم کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی ہستی کو واحد ماننا اسلامی تعلیم کا سنگ بنیاد ہے یعنی یہ کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود و خالق و مالک و آقا نہیں سب مخلوقات اور کائنات کی ہر چیز اس کی محکوم اور مطیع ہے اور انسان اس عالم کی سب سے اشرف مخلوق ہے۔ جیسا کہ فرمایا

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ۔

(بنی اسرائیل رکوع ۳)

کہ ہم نے انسان کو سب مخلوقات پر عزت اور سطوت و برتری بخشی ہے وہ اشرف المخلوقات ہے اس کا صاحب عقل و ادراک ہونے اور اشرف المخلوقات ہونے کا احساس اس کی اخلاقی بلندی اور خودداری کا ضامن ہے اور اس عالم کی ہر شئی اور جاندار اور غیر جاندار چیز اس کی خدمت اور سروس کے واسطے پیدا کی گئی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُم مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا (بقرہ رکوع ۳)

یعنی اللہ تعالیٰ کی ہستی اس لئے قابل پرستش اور عبادت و محبت ہے کہ اس نے اس دنیا کی ہر شئی اور ہر نعمت تمہاری خاطر تمہاری ضروریات کے مطابق پیدا کی ہے جنہیں استعمال کرنے کی اس نے تمہیں کھلی اور پوری آزادی دے رکھی ہے

دوسری طرف اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ کہ انسانوں اور جنوں کی پیدائش اور تخلیق کا مقصد یہ ہے کہ وہ خالق کائنات کے مطیع ہو جائیں اس کے اخلاق میں اپنے آپ کو رنگین کریں اور اس کی عبادت بجا لائیں۔

بھکاری نہیں بلکہ تسکاری

قرآن کریم کی مذکورہ بالا تعلیم کا مطلب اور نتیجہ واضح ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کا منشاء یہ ہے کہ مسلمان کائنات عالم کی تمام ظاہری اور پوشیدہ طاقتوں کو قابو میں رکھ کر اپنے مفاد کے مطابق اپنی روحانی اور جسمانی ترقیات کے لئے استعمال کریں۔ اسی کا نام تسخیر کائنات ہے اور اسی کو آج جدید سائنس کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے جس کے لئے قرآن کریم بار بار انسان کی ہمت افزائی کرتا اور ترغیب دلاتا ہے چنانچہ ایک جگہ فرماتا ہے۔

"أَلَمْ تَرَوْا أَنَّ اللَّهَ سَخَّرَ لَكُم مَّا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَأَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهُ ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً (لقمان رکوع ۴)

کہ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے تمہاری خدمت کے لئے لگایا ہوا ہے اور تم پر اپنی نعمتیں خواہ ظاہری ہوں یا باطنی اتنی پانی کی طرح بہا دی ہیں"۔

ایک اور جگہ فرماتا ہے :-

"اللَّهُ الَّذِي سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِيَ الْفُلْكُ فِيهِ بِأَمْرِهِ وَلِتَبْتَغُوا مِن فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ

(جاثیہ رکوع ۲)

کہ اللہ وہی ہے جس نے سمندر کو تمہاری خدمت پر لگایا ہوا ہے تاکہ اس کے حکم سے اس میں کشتیاں چلیں اور تاکہ تم ان کے ذریعہ اس کے فضل یعنی رزق کو تلاش کرو اور تاکہ تم شکر کرو"۔

ظاہر ہے کہ کائنات کی زندہ اور بے جان قوتوں اور اشیاء کی تسخیر انسان کے لئے اس وقت تک ممکن ہی نہیں جب تک انسان کو زمین و آسمان اور تمام کائنات عالم کی پوشیدہ قوتوں اور موجودات کی ماہیت اور حقیقت سے واقفیت نہ ہو اور اس واقفیت اور اس کے حصول کو علم طبیعی یا نیچرل سائنس اور فلسفہ کہتے ہیں۔ پس قرآن کریم کی مذکورہ بالا آیات کا ماحصل اور مطلب بالفاظ دیگر یہ ہوا کہ دنیا میں انسان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی مادی اور روحانی ہر دو ترقیات کے لئے اس عالم کی جاندار اور غیر جاندار مخلوق کی چھان بین تحقیق و تدقیق اور ریسرچ کے ذریعہ علوم و فنون کو ترقی دیتا رہے۔ بلکہ قرآن کریم کے علاوہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بھی احادیث میں مذکور ہے کہ

اطلبوا العلم ولو کان بالصین

کہ اے مسلمانو علوم فنون حاصل کرو اور انہیں ترقی دو۔ خواہ اس مقصد کے لئے تمہیں چین تک کا لمبا اور کٹھن سفر بھی کرنا پڑے۔ ظاہر ہے کہ چین و جاپان میں حاصل ہونے والا علم اللہ اور اس کے رسول کی معرفت کا علم تو نہیں ہو سکتا۔ اس سے مراد دنیوی علم اور مشاہدہ اور خواص اشیاء کی چھان بین ہی ہے۔

(باقی)

لائبریری کا قیام

مسجد احمدیہ نصیر آباد کے ساتھ ایک کمرہ لائبریری کے لئے مخصوص کیا گیا ہے احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ لائبریری کو مکمل کرنے کی توفیق بخشے۔ جو احباب کوئی کتاب یا رسالہ یا پمفلٹ یا اشتہار شائع فرماویں اسکی ایک دو کاپی مکرم منظور احمد صاحب بی اے بی ایڈ لائبریرین کو ارسال فرما کر ممنون ہوں۔

راجہ غلام مصطفیٰ ہیڈ ماسٹر امیر جماعت احمدیہ نصیر آباد

فہرست عطیہ دہندگان برائے تعمیر فضل عمر ہسپتال ربوہ

(از ۹/۶۹ تا ۱۵/۷)

(قسط نمبر ۲)

بیڈی ڈاکٹر سلیمہ اختر صاحبہ سرگودھا	۲۰ — ۰۰
شمیم طاہرہ بنت ملک بہادر خان صاحب "	۱۰ — ۰۰
متفرق احباب جماعت احمدیہ سرگودھا بذریعہ سکرٹری مال عبدالغفار خان صاحب	۲۰۰ — ۵۰
مسز بیجر آر ایم اسلم حیدرآباد	۱۰ — ۰۰
سعید احمد صاحب چٹاگانگ	۱۰ — ۰۰
بیگم محمد صالح صاحب "	۱۰ — ۰۰
متفرق احباب جماعت "	۲۱ — ۵۰
رفیعہ بیگم صاحبہ ساہیوال	۳۰ — ۰۰
سکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ شیخوپورہ	۱۲ — ۰۰
متفرق احباب جھنگ صدر	۲۰ — ۰۰
سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ گولیکی	۱۰ — ۰۰
" " " ماڈل ٹاؤن لاہور	۱۰ — ۰۰
" " " دھرمپورہ لاہور	۴۰ — ۰۰
" " " منڈی بہاؤالدین	۱۸ — ۰۰
مرزا عبدالقیوم صاحب نوشہرہ چھاؤنی	۳۰ — ۰۰
حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ	۲۴ — ۰۰
مرزا نذیر احمد صاحب اہیر آباد میرپور خاص	۲۰ — ۰۰
اہلیہ صاحبہ شیخ محمد احمد صاحب ایڈووکیٹ لائل پور	۵۰ — ۰۰
میاں گل محمد صاحب "	۱۰ — ۰۰
بیگم میاں محمد محسن صاحب "	۱۰۰ — ۰۰
شیخ جمیل احمد صاحب "	۱۵ — ۰۰
راجہ ظفر بہادر صاحب چک ۹۴/۹ ساہیوال	۱۰ — ۰۰
احباب جماعت احمدیہ حلقہ اسلامیہ پارک لاہور	۳۹ — ۰۰
سکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ بہاولپور	۴۴ — ۵۰
رفیعہ محمد صاحبہ اہلیہ محمد نور محمد صاحب ڈھاکہ	۵۰ — ۰۰
بریگیڈیر آئی اے شمیم صاحب "	۳۰ — ۰۰
سید نعمت اللہ صاحب مانسہرہ	۲۲ — ۰۰
سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ گوجرہ	۳۷ — ۰۰
ملک محمد انور صاحب منجانب والد صاحب لاہور چھاؤنی	۱۰ — ۰۰
شیخ محمد سعید صاحب " "	۲۰ — ۰۰
لجنہ اماء اللہ اسلام آباد	۱۰ — ۰۰
مس بیگ ہیڈ مسٹریس جونیئر ماڈل سکول گھوڑا گلی	۲۵ — ۰۰
سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ حلقہ دہلی دروازہ لاہور	۱۵۰ — ۰۰
ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب اوکاڑہ	۳۰ — ۰۰
ہدایہ پوسٹر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ	۱۴/۵۹ — ۰۰
چوہدری صلاح الدین صاحب ربوہ	۱۰۰ — ۰۰
ایس ایم فضل الرحمان صاحب لطیف آباد حیدرآباد	۱۰ — ۰۰
عادل ایاز صاحب سیکرٹری مال کھاریاں	۱۰ — ۰۰
ایم اے فاروق صاحب مظفرآباد آزاد کشمیر	۱۰ — ۰۰
امۃ الحفیظ صاحبہ آف لندن منجانب والدین و چچا مرحومین	۱۰۰ — ۰۰
چوہدری زبیر احمد صاحب ابن چوہدری نبی احمد صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور	۱۰,۰۰۰ — ۰۰
ڈاکٹر مظہر حق صاحب کراچی	۲۰۰ — ۰۰
عبدالمالک خان صاحب کراچی بحساب سلطانہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ	۱۰ — ۰۰
شمیم نصرت صاحبہ سول لائن لاہور	۱۰ — ۰۰

مجلس مشاورت کے موقعہ پر وقف جدید کا حساب ملاحظہ فرماویں

جماعتوں کے نمائندگان کی خدمت میں یہ گذارش ہے کہ جب وہ مجلس مشاورت کے موقعہ پر مرکز میں تشریف لاویں۔ تو اپنی اپنی جماعت اور افراد کے وقف جدید کی موعودہ رقوم ضرور بعضرور ہمراہ لاویں اور وقت نکال کر بھی دفتر وقف جدید میں تشریف لاویں تاکہ وہ اپنی اپنی جماعت کے مکمل کھاتہ جات اور حساب ملاحظہ فرما کر دلجمعی سے کام کر سکیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام جماعتوں اور افراد کے مکمل کھاتہ جات اور حساب ملاحظہ کے لئے بالکل تیار ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہماری جماعت کے احباب کو مکمل تعاون اور ایثار کا جذبہ عطا فرمائے کہ وہ دین کے لئے ان تھک جدوجہد کو جاری رکھیں۔

(ناظم مال وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

کوائف شعبہ تحریک جدید

برائے توجہ مجالس خدام الاحمدیہ

تمام مجالس ہائے خدام الاحمدیہ کی خدمت میں گذارش ہے کہ سال رواں کے تحریک جدید دفتر دوم و دفتر سوم کے وعدہ جات کی فہرست ۱۵ امان (مارچ) تک مکمل کر کے شعبہ مرکزیہ کو ارسال کر دیں۔ یہ بہت ضروری امر ہے۔ مجلس مشاورت سے قبل ہر مجلس کو اپنے وعدہ جات کے حصول کے کوائف مکمل شکل میں بھجوانے ضروری ہیں۔ اور کوشش یہی ہونی چاہیئے کہ کوئی خادم تحریک جدید کے مالی جہاد میں شرکت سے محروم نہ رہے۔

(مہتمم تحریک جدید۔ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اپنی مساعی کی رپورٹ ارسال فرمائیں

اطفال الاحمدیہ کو سورہ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات زبانی یاد کروانے کے سلسلہ میں جو پروگرام بنایا گیا ہے اس کے مطابق قائدین مجالس کا فرض ہے کہ وہ معین رپورٹ باقاعدہ مرکز میں بھجواتے رہیں۔ قائدین مجالس اور منتظمین اطفال اس ہدایت کی تعمیل میں اپنی رپورٹیں باقاعدگی سے ارسال کریں۔ جن میں معین اعداد و شمار درج ہوں۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ایڈریس مطلوب ہے

دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو مکرم ڈاکٹر محمد احمد صاحب ولد منشی رام صاحب موصی ۱۴۷۸ کا موجودہ ایڈریس مطلوب ہے — اگر کسی کو ان کا موجودہ ایڈریس کا علم ہو یا مکرم ڈاکٹر صاحب یہ اعلان خود پڑھیں تو اپنے ایڈریس سے جلد مطلع فرمائیں (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

تبدیلی نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت میرے لڑکے محمود احمد ناصر ہاشم ربوہ کا نام بدل کر عبدالحق تجویز فرمایا ہے (چوہدری امیر احمد پدر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ)

شریف احمد صاحب منجانب دادا صاحب و دادی صاحبہ و ہمشیرہ صاحبہ سول لائن لاہور	۱۵ — ۰۰
چوہدری محمد عبداللہ صاحب چک ۵۰/۱۲۴ ساہیوال	۱۰ — ۰۰
نبی احمد صاحب چک ۹ پنیار سرگودھا	۱۰ — ۰۰
سکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ ڈیرہ اسمٰعیل خان	۱۰ — ۰۰
چوہدری محمد اکرم خان صاحب حیدرآباد (برائے سرجیکل وارڈ)	۱۰۰ — ۰۰
محمد شریف بیت الشمس باغبانپورہ لاہور	۵۰ — ۰۰
بیگم رشیدہ مشتاق صاحب سیالکوٹ	۱۰۰ — ۰۰
چوہدری فضل الٰہی صاحب "	۱۰ — ۰۰
سید علی احمد صاحب طارق "	۱۰ — ۰۰

دوائی فضلِ الٰہی اولادِ نرینہ کیلئے دواخانہ خدمتِ خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں۔ مکمل کورس ۹ ماہ سولہ ۱۶ روپے

عطیہ جات برائے دارالاقامۃ النصرۃ ربوہ

دوستوں کو معلوم ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فیصلہ کے مطابق ۱۹۶۲ء سے ربوہ میں ایک ہوسٹل بنام دارالاقامۃ النصرۃ قائم ہے جس میں نادار اور یتیم طلباء رہائش رکھتے ہیں۔ اس ادارے کے تمام اخراجات احباب جماعت کے عطیہ جات سے پورے کئے جاتے ہیں۔

(نگران دارالاقامۃ النصرۃ ربوہ)

اس ادارے کے لئے یہ دوست ماہوار عطیہ عنایت فرماتے ہیں

مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب — مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب
مکرم سید عبدالرزاق شاہ صاحب — مکرم مولوی سلطان محمود انور صاحب
مکرم چوہدری عبدالواحد صاحب — مکرم مرزا غلام احمد صاحب
مکرم ڈاکٹر محمود احمد صاحب تنزانیہ — مکرم حضرت مولوی محمد دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ
مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر
محترمہ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ سلمہا — محترمہ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ
محترمہ بیگم صاحبہ مکرم ڈاکٹر عبداللطیف صاحب سرگودھا

اور بعض دوست گاہے گاہے بھجواتے رہتے ہیں۔ چنانچہ جن دوستوں نے ماہ تبلیغ (فروری) میں عطیہ جات بھجوائے ہیں ان کے نام شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں:۔

۱۔ مکرم محمد سرور شاہ صاحب آف فجی	۰۰ —	۲۵
۲۔ " حافظ عبدالحفیظ صاحب متعلم جامعہ احمدیہ	۰۰ —	۱
۳۔ " مسعود احمد صاحب انسپکٹر زراعت باغ جناح لاہور	۰۰ —	۱۰
۴۔ مکرمہ بیگم مبارکہ ملک صاحبہ راولپنڈی	۰۰ —	۲۰
۵۔ " رضیہ بیگم صاحبہ بذریعہ مکرم میر عبدالرشید تبسم صاحب c/o مہناس میڈیکل سٹور ڈاہرانوالہ ضلع بہاولنگر	۰۰ —	۵۰
۶۔ مکرمہ بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب	۰۰ —	۵
۷۔ " والدہ صاحبہ سردار غلام احمد مصطفےٰ صاحب کلاس ضلع لاہور	۰۰ —	۲
۸۔ " مسز رشیدہ خان صاحبہ بذریعہ مکرمہ فہمیدہ لطیف صاحبہ آفیسرز کالونی شارع غازی لاہور چھاؤنی	۰۰ —	۶۰
۹۔ مکرمہ بیگم صاحبہ خلیفہ عبدالرحمان صاحب کوئٹہ	۰۰ —	۱۰
۱۰۔ مکرم رفیق احمد صاحب اختر بذریعہ قریشی نورالحق صاحب تنویر	۰۰ —	۱۰
۱۱۔ " ڈاکٹر عبدالرحمان صاحب احمدی کراچی ۳	۰۰ —	۶۰
۱۲۔ " رشید احمد صاحب چغتائی	۰۰ —	۱
۱۳۔ " چوہدری احمد جان صاحب راولپنڈی از طرف اہلیہ مرحومہ امۃ الحمید بیگم صاحبہ	۰۰ —	۴۰
۱۴۔ مکرم عبدالرحمٰن صاحب راولپنڈی	۰۰ —	۳
۱۵۔ " عبدالستار صاحب سرگودھا چھاؤنی	۰۰ —	۱۵
۱۶۔ " چوہدری علی اکبر صاحب از طرف محمد اشرف صاحب مرحوم	۵۰ —	۳۷
۱۷۔ " منور احمد صاحب۔ میاں شریف احمد صاحب پشاور	۰۰ —	۵۰
۱۸۔ " ملک عبدالباسط خان صاحب بذریعہ چوہدری نور احمد صاحب سول لائن لاہور	۰۰ —	۸
۱۹۔ مکرم محمد یعقوب صاحب امیر جماعت سیالکوٹ	۰۰ —	۵
۲۰۔ " بشیر احمد صاحب خادم از طرف حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ	۰۰ —	۳
" " " " " ام مرزا مظفر احمد صاحب	۰۰ —	۳
" بشیر احمد صاحب خادم	۰۰ —	۴
۲۱۔ مکرم قمر احمد صاحب قریشی ماڈل ٹاؤن لاہور	۷۵ —	۱۶
۲۲۔ " محمد اکرم صاحب محاسب گوجرانوالہ	۰۰ —	۱۳
۲۳۔ " سید محمود احمد صاحب ہری پور	۰۰ —	۲۵
۲۴۔ مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد اسلم خاں صاحب امریکہ	۰۰ —	۱۰۰
۲۵۔ مکرم خواجہ عبدالرحمٰن صاحب ربوہ	۰۰ —	۵
۲۶۔ " ملک عبداللطیف صاحب ستکوہی لاہور	۵۰ —	۲۱
۲۷۔ " چوہدری بشیر احمد صاحب ریڈیو افسر بذریعہ محاسب صاحب جماعت احمدیہ کراچی	۰۰ —	۱۱
۲۸۔ مکرمہ ڈاکٹر ذکیہ شمیم صاحبہ " " "	۰۰ —	۱۰
۲۹۔ مکرم ملک صفدر علی خاں صاحب " "	۰۰ —	۵
۳۰۔ " کریم احمد صاحب طاہر " "	۰۰ —	۶
۳۱۔ " میجر شمیم احمد صاحب " "	۰۰ —	۵
۳۲۔ " شیخ رفیع الدین احمد صاحب " "	۷۹ —	۱۱
۳۳۔ " راجہ بشیر احمد صاحب " "	۰۰ —	۳

(باقی)

درخواست ہائے دعا

۱۔ ۶ ۲/۷ کو میرے والد مکرم غلام حیدر صاحب بھٹی کا میو ہسپتال میں اپریشن ہوا تھا۔ اپریشن کے باوجود تکلیف دور نہیں ہوئی۔ احباب جماعت میرے والد صاحب کی صحت یابی کیلئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ (عبدالغفور بھٹی۔ راولپنڈی)

۲۔ میری خالہ محمودہ آصفہ صاحبہ اہلیہ محترم ملک عطا محمد صاحب کوئٹہ میں بیمار ہیں انکی صحتِ کاملہ وعاجلہ کے لئے احباب سے درخواستِ دعا ہے

(صفی الرحمٰن خورشید متعلم جامعہ احمدیہ۔ ربوہ)

۳۔ مکرم مستری محمد دین صاحب ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ جانے کی وجہ سے پونے تین ماہ ہوئے ریلوے ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جلد صحت عطا فرمائے۔ آمین۔ (خاکسار عبدالرحمٰن باغبانپورہ لاہور)

۴۔ میری والدہ محترمہ اہلیہ بابو غلام محمد صاحب مرحوم بعارضہ ہائی بلڈ پریشر بیمار ہیں۔ جسم کے بائیں حصہ پر فالج کا بھی اثر ہو گیا ہے۔ قبلہ والد صاحب کی وفات ۱۰ جون ۱۹۶۹ء کو ہو چکی ہے۔ والدہ محترمہ کی اس بیماری کی وجہ سے سب کو سخت پریشانی ہے۔ احباب صحتِ کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(بشارت احمد ۶ ملٹری اکاؤنٹس کالونی دھرم پورہ لاہور)

۵۔ جماعتِ احمدیہ چونڈہ ضلع سیالکوٹ کی مخلص اور بزرگ خاتون محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ اہلیہ ملک محمد شفیع صاحب مرحوم (والدہ ملک ممتاز احمد صاحب کوئٹہ) چند دن سے بعارضہ لقوہ بیمار ہیں۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اس عارضہ سے جلد نجات دلا کر کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین

(خاکسار عبدالکریم خان شاہد کاٹھگڑھی عفی عنہ مربی سلسلہ احمدیہ چونڈہ ضلع سیالکوٹ)

۶۔ میرا لڑکا چوہدری حبیب اللہ خاں ایم۔ ایس سی۔ سول انجینئر جو قریباً چار سال سے کینیڈا میں بطور سول انجینئر ایک اعلیٰ ملازمت پر تعینات تھا انشاء اللہ رخصت پر ۱۴ مارچ کو پاکستان پہنچ رہا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کا یہ سفر ہر لحاظ سے مبارک کرے۔ دینی اور دنیوی ترقیات سے نوازے۔ جملہ نیک مقاصد میں اسے محض اپنے فضل اور کرم سے کامیابی عطا فرمائے۔ آمین۔

(ڈاکٹر) چوہدری غلام اللہ ڈائریکٹر ریسرچ پاکستان فارسٹ انسٹیٹیوٹ پشاور

کاغذ اور لفافوں کا ڈپو
کوارٹرز تحریکِ جدید ۴۱ سے ہر قسم کا کاغذ۔ لفافے۔ سٹینسل۔ کاربن۔ انک ٹیوب۔ تھوک و پرچون خرید فرماویں۔
حمید پیپرز اینڈ بک ایجنسیز
۴۱۔ کوارٹرز تحریکِ جدید ربوہ

تعلیم الاسلام ہائی سکول کی کامیابیاں فی الحقیقت قابلِ مبارکباد ہیں

یہ مدرسہ اِس ڈویژن کے ہائی سکولوں میں ایک منفرد حیثیت کا حامل ہے

سالانہ جلسۂ تقسیمِ انعامات میں ڈویژنل انسپکٹر آف سکولز محترم چوہدری اصغر علی صاحب کی تقریر

ربوہ — ۸ مارچ ۱۹۷۰ء بروز اتوار محترم چوہدری اصغر علی صاحب ڈویژنل انسپکٹر آف سکولز سرگودھا ڈویژن نے تعلیم الاسلام ہائی سکول کے سالانہ جلسۂ تقسیم انعامات میں تقریر کرتے ہوئے نصابی اور نیم نصابی سرگرمیوں میں سکول کی کامیابیوں کو قابلِ مبارکباد قرار دیا اور فرمایا کہ یہ سکول اِس ڈویژن کے ہائی سکولوں میں ایک منفرد حیثیت کا حامل ہے نیز آپ نے یہ امید ظاہر کی کہ سکول اپنے موجودہ ہیڈ ماسٹر ملک حبیب الرحمٰن صاحب کی رہنمائی میں خوب سے خوب تر ہوتا جائے گا۔

جلسہ تقسیم انعامات کا انعقاد ۸ مارچ کو اڑھائی بجے بعد دوپہر "بشیر ہال" میں عمل میں آیا جس میں صدارت کے فرائض محترم چوہدری اصغر علی صاحب نے ادا فرمائے۔ اس تقریب میں تعلیم الاسلام ہائی سکول کے طلباء اور ممبرانِ اسٹاف کے علاوہ ربوہ کے دیگر تعلیمی اداروں کے اساتذہ اور بالخصوص محترم جناب پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔اے (کینٹب) پرنسپل تعلیم الاسلام کالج نے بھی شرکت فرمائی۔

مہمانِ خصوصی محترم چوہدری اصغر علی صاحب کے اڑھائی بجے بعد دوپہر تشریف لانے پر پہلے طلباء کے ایک دستہ نے جو رائفل ٹریننگ سول ڈیفینس اور اے آر پی کی تربیت حاصل کر رہا ہے موصوف کو سلامی دی۔ بعد ازاں آپ سکول کے اساتذہ، ہیڈ ماسٹر اور دیگر مہمانوں کے ہمراہ بشیر ہال میں تشریف لائے۔ آپ کے صدر جگہ پر تشریف فرما ہونے کے بعد جلسہ کا آغاز تلاوتِ قرآنِ مجید سے ہوا جو اقتدار احمد اسد متعلم ششم سی کے کی۔ داؤد احمد نعیم نہم اے نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ بعدہٗ عبد الخالق ہشتم بی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ پر ایک برجستہ تقریر کی۔ اس کے بعد "اسلامی معاشرہ کے قیام میں طلباء کیا کردار ادا کر سکتے ہیں" کے موضوع پر طلباء کے مابین مذاکرہ ہوا۔ اِس مذاکرہ میں وحید احمد، حبیب اللہ، عبد الرشید، عبد الخالق اور فہیم احمد نے حصہ لیا۔

مذاکرہ کے اختتام پر محترم ملک حبیب الرحمٰن صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول نے سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی جس میں آپ نے اِس سکول کی تاریخ اور دینیات کی تعلیم کے اعتبار سے اِس کے خصوصی امتیاز کو واضح کرنے کے علاوہ سکول کی بعض تعلیمی و تربیتی سرگرمیوں اور ان کے نہایت خوشکن نتائج پر روشنی ڈالی۔ آپ نے بتایا نصابی لحاظ سے سکول عرصۂ دراز سے اعلیٰ نتائج دکھاتا چلا آرہا ہے اور سالہا سال سے کامیاب ہونیوالوں کا تناسب ۹۰ فیصد سے زائد رہا ہے۔ سالِ گزشتہ میٹرک کے امتحان میں سکول کا نتیجہ ۹۵ فیصد رہا۔ آٹھ طلباء نے سات سو سے اوپر نمبر حاصل کئے۔ ۶۴ طلباء نے فرسٹ ڈویژن، ۴۷ نے سیکنڈ ڈویژن اور صرف ۹ نے تھرڈ ڈویژن حاصل کی۔

کھیل کے میدان میں سکول کی نمایاں کامیابیوں کا ذکر کرتے ہوئے محترم ہیڈ ماسٹر صاحب نے علی الخصوص کرکٹ اور باسکٹ بال میں حاصل ہونے والی شاندار کامیابیوں پر کسی قدر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ آپ نے بتایا کہ کرکٹ ٹیم نے امسال بھی سابقہ روایات کو برقرار رکھا اور ضلع میں اوّل پوزیشن حاصل کی۔ اسی طرح باسکٹ بال ٹیم نے نہ صرف ضلعی اور ڈویژنل ٹورنامنٹس میں چیمپئن شپ حاصل کی بلکہ ملکی سطح پر کھیلے جانے والے دو ٹورنامنٹس میں بھی یہ چیمپئن قرار پائی۔ اس کے دو کھلاڑی سرگودھا بورڈ کی ٹیم میں منتخب کئے گئے۔ اب یہ ٹیم انٹر ڈویژنل مقابلوں میں شرکت کی تیاری کر رہی ہے۔

آپ نے رپورٹ کے آخر میں سکول کی روز افزوں ترقی اور اس کی بڑھتی ہوئی ضروریات کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ہر چند کہ فیسوں اور گرانٹ وغیرہ کے علاوہ صدر انجمن احمدیہ ہر سال مدرسہ پر ۶۰ ہزار روپیہ خرچ کرتی ہے پھر بھی بڑھتی ہوئی ضروریات پوری نہیں ہو رہیں۔ بالخصوص عمارت میں توسیع کی ضرورت بشدت محسوس ہو رہی ہے۔ اِس وقت سکول میں بارہ ۱۲ کلاس رومز ہیں۔ اِس لحاظ سے ۹ جماعتوں کے لئے سرے سے کوئی کمرہ نہیں۔ سٹاف روم اور ڈرائنگ روم بھی ناپید ہیں۔ بعض کلاسز کو بارش اور سردی کے دنوں میں کبھی ہال میں اور کبھی مسجد میں بٹھایا جاتا ہے یا بورڈنگ ہاؤس کا ایک ونگ بطور کلاس رومز استعمال میں لانا پڑتا ہے۔ اسی طرح سائنس روم طلبائے سائنس کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیشِ نظر قطعی مکتفی نہیں۔ اِن حالات میں سکول کو کم از کم نو ۹ کلاس رومز ایک ڈرائنگ روم اور ایک دوسرے سائنس روم کی تعمیر کے لئے امداد کی اشد ضرورت ہے۔

سالانہ رپورٹ پیش ہونے کے بعد مہمانِ خصوصی محترم چوہدری اصغر علی صاحب نے دینیات کے خصوصی امتحانات، نصابی امتحانوں اور کھیلوں میں نمایاں امتیاز حاصل کرنے والے طلباء میں انعامات تقسیم فرمائے بعدہٗ آپ نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:-

"مجھے انتہائی خوشی ہے کہ مجھے اِس تقریب میں شرکت کا موقع ملا ہے۔ اِس کیلئے میں ہیڈ ماسٹر صاحب اور دیگر متعلقہ اصحاب کا شکر گزار ہوں۔

نصابی اور نیم نصابی سرگرمیوں میں اس سکول کی کامیابیاں فی الحقیقت قابلِ مبارکباد ہیں۔ مجھے یہ اظہار کرتے ہوئے مسرت ہوتی ہے کہ یہ مدرسہ اِس ڈویژن کے ہائی سکولوں میں ایک منفرد حیثیت کا حامل ہے۔ قدرتی طور پر اصلاح اور ترقی کی گنجائش ابھی کافی حد تک باقی ہے۔ ہیڈ ماسٹر صاحب کی رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ اُنہیں مسائل کا پورا شعور ہے اور وہ ان کے حل کے لئے انتظامیہ سے تعاون حاصل کرنے میں بڑی حد تک کامیاب رہے ہیں۔ مجھے توقع ہے کہ آئندہ بھی انتظامیہ اِس سکول کو زیادہ سے زیادہ وسائل مہیا کرے گی تاکہ اس کا معیار مزید بہتر ہو سکے۔ اِس سلسلے میں میں اتنا ضرور عرض کروں گا کہ تعلیم کی توسیع و ترقی کی کوئی بھی مناسب سکیم تیار کرتے وقت ثانوی تعلیم کی خصوصی اہمیت کو ملحوظ رکھنا نہایت ضروری ہے ورنہ اعلیٰ تعلیم کو بہتر بنانے کے تمام خواب ادھورے رہ جائیں گے اور انہیں مناسب بنیاد مہیا نہیں ہو سکے گی۔ بہرحال مجھے پوری امید ہے کہ صورتِ حالات مستقبل میں مزید بہتر ہوتی جائے گی اور موجودہ ہیڈ ماسٹر ملک حبیب الرحمٰن صاحب کی رہنمائی میں یہ سکول خوب سے خوب تر ہوتا جائے گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ ملک صاحب موصوف جیسے تجربہ کے حامل رئیسِ مدرسہ کا ہونا اِس سکول کے مستقبل کے لئے ایک نیک فال ہے۔

محکمہ نے اِس مدرسہ کے مسائل کے حل میں قبل ازیں بھی اپنا پورا حصہ ڈالا ہے اور آئندہ بھی سالانہ ترقیاتی پروگرام تیار کرتے وقت اِس سکول کی ضروریات کی تکمیل کا مناسب خیال رکھا جائے گا۔

آخر میں میں انعام حاصل کرنے والے تمام طلباء کو مبارکباد دیتا ہوں"۔

مہمانِ خصوصی کے اِس خطاب کے بعد جلسہ تقسیم انعامات اختتام پذیر ہوا۔

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ

ضرورت لیڈی لیکچرز

جامعہ نصرت ربوہ میں مندرجہ ذیل مضامین کی لیڈی لیکچرز کی فوری ضرورت ہے۔ درخواستیں معہ مصدقہ نقول اسناد ۲۵ مارچ ۱۹۷۰ء تک مطلوب ہیں:-

(۱) لیکچرار فزکس
(۲) لیکچرار کیمسٹری
(۳) لیکچرار بیالوجی

تعلیمی قابلیت:- کم از کم Z کلاس ایم۔ایس سی

تنخواہ صدر انجمن احمدیہ کے منظور شدہ گریڈ کے مطابق دی جائے گی۔

(پرنسپل)

ہفتہ قرآن مجید کی رپورٹیں جلد ارسال فرمائیں

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے فیصلہ کے مطابق یکم امان تا سات امان (مارچ) تمام جماعتوں میں ہفتہ قرآن منایا گیا۔ امراء کرام و صدر صاحبان اس ہفتہ کی رپورٹیں ارسال فرمائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴